رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED No. A 783

AKHBAR OUDH PUNCH

جلد ہشتم — Volume. VIII

1923 — LUCKNOW — ۱۹۲۳

اودھ پنچ لکھنؤ

अख़बार अवध पंच लखनऊ



مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین چھپکر شائع ہوا۔

مضامین غیر

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۳ء

رباعیات

درد وطن

درد وطنم بسے پریشان کردست
این خانہ برائے من چو زندان کردست
صحت دارم درست و سکوہ حیات
جان دادن بہر من ہم آسان کردست

از نہ کردن مشکل واز کردن آسان
بودہ مشکل گشتہ کنون آسان است
قران وطن چو دیدہ درچون قرآن ست
مشکل نہ کردن و زکردن آسان

مردم بر لب ہمین مرا ایمان است
شبہائم سو ہرا کنون آنم من
از کردہ خود بسے پشیمانم من
کے یافت ہران نہ کرد حیرانم من

خواہم کہ کنم ہر وطن جد وجہد
شبہائم سو ہرا کنون آنم من
کے درد وطن ز بہر غلامی نزادم
سعی وسعہ کرد ز بہر بد اعدادم

از دست نفاق و تفرقہ بر بادم
یک دل بشوید و قوت خود بینید
کے درد وطن از بہر غلامی نزادم

شہد اتفاق

از شہد اتفاق شد شیرین کام
بگذرانند صبح با مسرت تا شام
دانند ست خود ہلاک خود بیگناہی
گر ز ہر نفاق بیاچشی اے ناکام

خطاب بہ عقل سلیم

اے عقل سلیم بہر امداد من خیز
من عاجزم اے چارہ گر من بستیز
بربان تو مرا نہ دست گرگان عیوب
دون اعدائے من بہم بر بریز

در عجز خود گوید

بر سینہ و سر زغم بسے دست زدم
کس نیست بہ امداد رسد کس چہ کنم
اے حامی بے یار و مددگار آورح
بیشت از بیکسی چو سان سے نالم

بہشت زیر پائے مادر است

برگو رہ بہشت گرد و مسدود
گر مادر مہند از تو بنا شد خوشنود
جنت گوینہ زیر پائے مادر
برخیز و بگوش زود اے سست وجود

ہر کہ کوشید بہ مقصد رسید
ہر کہ کوشید رو بہ مقصود رسید
ہر آنکہ بماند دید غمہائے مزید
ہرگاہ برادران یک مادر ایم
تا سینہ بگر نخواہیم درید

ہوشیار باش

ہشیار ازین تیرہ درونان ہشیار
زین راہ زنان اہرمن فتنونان ہشیار
ہیہات تباہ کن فریبے ندہند
اے دل از ساحری فسونان ہشیار

دستے کہ ز پائے خویش برخیزم من
سختی کہ رسد ز دہر انگیزم من
خون این کاہی سبے ریزم من
اے حامی و حاجات روائے عالم
دستے کہ بہ پائے خویش برخیزم من

از بادۂ اتفاق مستم مستم

از بادۂ اتفاق مستم مستم
یکدیگر را شفیق ستم ہستم
برخاستہ ام ز ہند و مانم در ہند
من رشتۂ اتحاد بستم بستم

ہشیار کہ از کسے فریبے نخوری
اے آنکہ مقابلی بہ تخت و دیہیم
این کار بہ پیش تست از بسکہ عظیم
ہشیار کہ از کسے فریبے نخوری
گفتیم تو این ست بس کار ندیم

حالت پریشان

از تفرقہ پردازی این ناہنجار
بیچے از دست دور چہ خانہ وار
پنہان و عدم ز حرفت و صنعت و زر
آورخ نتوانم کہ بیارم بہ شمار

بے تو عمر نیست رتبا ناچارم
از کردہ خویش گفتنی ہا دارم
بیچے تو عمر نیست رتبا ناچارم
جز این نامہ نظر بمن چارہ کار
خود را گیرم ز خود تو بسپارم

"ندیم"

اسرار کبیر

ہولی کی بہار۔ گلچہ اور شہر کی بھرمار۔ جون بے نفس کی جانب چشم اٹھائے کے نظر گردی کا پارہ پتی انواع انواع کے رنگوں مستغرق، بلق نظر آوں لائی فرط عشرت سے ہر در و زن و دن شیر اشگفتہ ہون جاتے ہے۔ ہر جگہ بزم طرب کی بنا بیخواری کی دھوم۔ شغل گوئی اور طبل رستی کی صدا ایمن دماغ چرخ کین دیتے ہیں۔ یہ رنگ دیکھکر فرہاد کی طبیعت سرے ساغری مبذول ہی اور خشک دماغ کے چہ بیجا حلول کرکے قلم فرسائی کی جانب مجبور کرنے لگی۔ چنانچہ چند شعر ہیں اپنے مفلس و نامہربان لالہ جانکت رائے کے واسطے خاطر تصنیف کرکے ناظرین کی خدمت میں ارسال کیں جاتی ہیں برائے نوازش ملاحظہ فرماکر داد بخشیں ے

آج خوش بختی نے پھر کر دکھائی ہولی
ہر طرح جلوہ مبارک ہو پھر آئی ہولی
ہیں جام کہو آج ذرا الا انداز
شغل ابالکن لیجے ساقی ہولی
گلگشت ذاشرل ہین پر زور دکھا
خوب بازار میں بنی ساقی ہے تالی ہولی
حسرتیں دل کی نکلنے لگیں ہر طرح
آتش غیرتی بسے جلا کی ہولی
کاکی گری کی وحشت تلاش ساراا
اے ہان پھر نہ چرکا کی ہولی

جوش عشرت سے عجب رنگ سے آیا ہولی … آج ہر خورد و کلاں نے ہے منائی ہولی
اہل عقل یہ ہم گفت عمر کی ہے قسم … آج فرہاد نے کیا خوب سنائی ہولی

راقم ـــــ (فرہاد جروی)

کلام معلق

بزبان عار کندہ آبنوس رائے صاحب او … ٹی ڈبلیو ایکس وائی زد

نقیب اپنا شیں میرا ہو رہا ہے … قبض اندر جیب کی ہر ادا ہے
ہر اک اپنا پرانا موسم بن گیا ہے … سودیشی جیب سے ہاں جب کہا جاتا ہے
مری آنکھوں کی سرخی دیکھتے ہیں … وہ بولے کلقطار اس کی دوا ہے
جھکا کے سر وہ ہیں ملبوس بیٹھے … الٰہی خیر یہ کیا ماجرا ہے
ہوا جب سے وہ ظالم میرا بلیر … ہر اک کا ناک میں دم آ گیا ہے
خدا اُس ناحق بود م سے سمجھے … کہ جس نے مجکو یوں رسوا کیا ہے
بنا کر یار نے مرغوب صورت … فریب ابلیس خاں کو بھی دیا ہے
نظر آنے لگا جامہ سے باہر … وہ سیہ جیب سے خاں صاحب بنا ہے
عنایت دیکھئے میونسپل کی … سڑک پر ڈھیر کوڑے کا لگا ہے
بڑھا کر لیش وہ دیتے ہیں دھوکا … بہت اچھا یہ گر اُن کو ملا ہے
بری کرنے لگا اقبال اپنا … کچھ ایسا پیچ قسمت میں پڑا ہے
ریاست ہوگئی نیلام ساری … یہ اُن کی رنڈی بازی کا صلا ہے
کیا اسٹ کے گھر میں بھی قبضہ … کہ دل میں یار کا گھر جا بنا ہے
ہوا ہوں سیخ و رنج الفت میں انکی … محبت کا مرض بھی کیا بلا ہے
کیا کھول سر سینے سے دل کو … جو پوچھا میں نے بولے یہ جنا ہے
رذالی میں وہ اپنے عاشق کے پاس … کہ کر گھر بسی جا کر گھسا ہے
مری صورت کی رنگت سے ہے ظاہر … دل بیمار کا جو مدعا ہے
ہزاروں ظلم اُس نے کر دکھائے … مگر بندہ ہمیشہ چپ رہا ہے
نہ جانے کا مسٹر وہ جی ہاں سرچا … لگتا مت ہاں جواب مورے لگا ہے
لیے موڑے ہیں خستہ … … سر بازار وہ انگشت نما ہے
بلا میں جھکا اب آتش … … کسی جوڑی کی یہ اچھی دوا ہے
گرٹ ہے دیس کی نی ضول باتیں … کہ وہ انسان کیا ہے اک بلا ہے
بسیرے تک مسٹر وہ … زادہ … فراق آگی سے دل پھونکتا رہتا ہے
بلند سر ہے وہ صورت ہاں انسان … مگر سیرت میں شیطان کا چچا ہے
نہیں کچھ ہوش باقی سر و پا کا … کوئی بھٹی کے اندر غیں پڑا ہے

اچھا رخصت والسلام

راقم ـــــ کندہ آبنوس رائے

بقلم ـــــ ہرکوب فقیہ پوری

غـــزل

دولت پہ پیچ میں دنیا کو بیمار رکھا ہے … چار باتوں میں مشرق بر بجا اُٹھا رکھا ہے
ماں کی ختم ہوئی تم پہ مریجان پیچ ہے … ماما بابا کو بھی تم نے تو ہوا رکھا ہے
ڈر ہے مجکو نہ کہیں ترک تعدد کر دیں … تم نے عشاق کو سدرہ بستار رکھا ہے
اس نے مارا بھی مجھے پیٹا بھی رسوا بھی کیا … پھر بھی دل بس جبہ کا فرت لگا رکھا ہے
عشق کی کوئی نئی بات سنائے واعظ … ورنہ خاموش کہاں باتوں میں کیا رکھا ہے
کوئی بھی اسپہ نہ عاشق تھا لہذا ہم نے … اسکا دل رکھنے کو معشوق بنا رکھا ہے
ہائے رے آرزوئے وصل یہ اسکا کہنا … پیارے ناصر جلاں باتوں میں کیا رکھا ہے

ناصر انبالوی

سرو لبران در حدیث دیگران
یعنی
بعض صوبوں کے ارکان مجلس قانونی سے لطیفہ بازی

ایک صاحب فرماتے ہیں۔
ارے بھلا بتایئے تو سہی ہم کس بات پر فخر کریں۔ ہمیں کونسی معراج نصیب ہوگی کیا جیتے جھول گئے وعدہ کیا جاتا ہے مگر ایسے نہیں کہ پورا بھی ہو۔ کہا تھا اب سے آئے گھر سے آئے اب جو کسی نئے ٹیکس کا نام لیں تو جب ہی کہنا۔ ایک ذرا سی دم لیجئے دو پھر دیکھنا عروس ملک نئے ٹیکسوں کے موتیوں میں سفید اور پھر دگرا مین کے سونے میں زرد نظر آئے گی۔ بھئی واہ جیسے پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان۔ یوں ہی سال گزر گیا۔ اصلاحی دولہن نہ آنکھ نہ ناک نہ چاند سی۔ ہائے ہائے خانہ امید ویران منزل تمنا برباد۔ وہی افلاس ہے وہی روپیہ کا کال۔ کچھ نہیں ہمارے وزرا سست کاہل بیست ہمت جاہل ناخدا ترس بے پروا ہیں۔ ہمارے امیدیوں کا جلوتا بند جا ہوا ہے۔

بازیچہ

ہم امید کرتے ہیں کہ دوسری کونسل بھی حالت میں شروع ہوگی اور دعا کرتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دوست نے ایک پر نور کی حکایت نہیں سُنی ان حضرت نے کہیں دعوت میں خوب تن کے پیٹ بھرا کر سانس لینے کی بھی گنجائش نہ رہی معدے کے بیلوں دفعتاً اپنی جگہ کا احتباس ہوا تو اس کے منہ پر باد کی شروع کی قراقر کا زور۔ نفخ کی شدت۔ آنتوں کی نمیان ناڑی کی بھوک ہی بندوق کی طرح ہوتا غشی ہوئی۔ راہ ہر باج مسدود۔ دعا ہے گنہگار کی سوہر در اجابت تک گئی اور سیٹ آئی۔ تکلیف شکم میں نفارہ ہو ہوتا تھا زیادت ہر کسینہ پڑ ہے ہیں رہا میں کھا گئیں دن جو تکیہ کی آخر ہو واسے جھکے اور دعا بر آنا رو ہو سے دو اے ماشاء اسپر کو دم نکلا جاتا ہے خیر جو تیری مصلحت بندہ بہر حال مجبور

ناچار ہے۔ جو کچھ ہونا ہے جلدی ہو۔ زندگی کا تو اب سہارا نہیں مگر رندوں کے
کی آخری دعا سُن لے۔ گناہ معاف کردے۔ دوزخ کی آنچ سے بچا۔ جنت میں حور کا
جلوہ عنایت فرما۔ ایک ظریف نے جو یہ دعا سنی تو ہنس کے فرمایا کیوں خوشامد
بات ہے ایک...... یہ کیا دعا مانگتے مانگتے سٹری ہوگئے اُدھر سے ناامیدی ہوئی
تو لگے بہشت مانگنے۔ یعنی..... وکی ہو رہنا کی تو بیو نشینی حور کیا۔

دوسرے صاحب فرماتے ہیں:-

دو برس گذر جانے پر بھی نہ ہوئیں ایڈریان مرگ میں وعدہ ہائے عزقبائی کا شربت ناز آرزو کے
جاں بلب مرنے کے منہ میں ٹپکا دیا گیا۔ مگر جہاز لیپا کا لیپا ہاتھ کالے کے کالے۔
برائے ما نیے تو پوچھوں کہ کون سا وعدہ پورا ہوا۔ بس یہی کہ ہندوستانیوں کے
لیے چند عہدے تجویز ہوگئے:- اچھا تو اس چاٹنے سے پیاس نہیں بجھتی۔
اے حضرت جمہوریت و جمہور کے فوائد بھی کچھ سوچئے۔

ان دوست کو بھی شاید اس حکایت سے لاعلمی ہے:-
کہ ایک شخص نے کبھی آئینہ کی صورت نہ دیکھی تھی اتفاقاً بازار میں ایک ٹکڑا
آئینہ کا پڑا پایا اب خدا جانے کا آئینہ تھا یا کسی عاشق کا پامال شدہ دل
بہرحال ایسی شے تھی جس میں اپنی صورت دکھائی دی۔ اپنی شکل کو غیر کی صورت
سمجھے آئینہ کو بوسہ دیا اور فرمانے لگے معاف کیجیے میں نہ جانتا تھا کہ یہ آپ کا
مال ہے۔ اصلاحی اسکیم کا آئینہ ناواقفوں اور ناوالوں کے واسطے جمہور کا
آئینہ تھا وہ کہ چند جزئی کلی شستوں کا نام جو اہل ہند کے پاسے نام لکھے
گئے ہیں اصلاحات کا خلاصہ ہے۔ اس آئینہ کو جام جہاں نما سمجھ لینا درحقیقت
عقلمندی کا منہ چڑھانا ہے جن صاحب کے ہاتھ یہ آئینہ لگا وہ سمجھے کی ممکن
غیر جمہور کی غلامی معبود کی شکل نظر آئے گی ؎

ہر آنکسے کہ آئینہ ات پیش دست — جز عکس حق خویش نہ بیند در آئینہ
دین طرفہ ترکہ بینہ چون عکس خویشتن — اوہام مثال غیر شناسد ہر آئینہ

جب تک اختیارات مجبوریوں کی رسی میں جکڑے رہیں گے۔ اختیارات کا
مختار رسی کے قابو میں رہے گا نہ جمہور کے قبضہ میں۔ گل تصویر میں بو کجا و
نرگس میں نور کہاں۔ سراب سے پیاس کیونکر بجھے۔ بس آئینہ میں اپنی صورت
دیکھیے اپنے نام کے ساتھ ایم ال سی کے متعلقات لگائیے اور میٹھے رہیے ؎
سب بات جہاں خوبی کی تھی — یارو کچھ اپنے فکر کرو آگے دانی کی
مانا کہ آپ کے دل میں درد قوم ہے مگر اسکی دوا ناقص اصلاحات نہیں ہیں جمہور
کا دل آپ کی اس نادانی پہ دکھتا ہے ؎
رند خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو — تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو
تیسرے صاحب نسیم خوشگوار کے باوجود اپنی زبان کا پنکھا یوں ہلاتے اور
شب ماہ میں لالٹین یوں جلاتے ہیں:-
"واہ واہ سب ہرا ہی ہرا ہے ہندو مسلمان [illegible] کا گھر بھرا اس انتظام پر جوش
کہ آدمی کی کمی تخفیف مصارف کے مانگے بند ہی کمی جو [illegible] شد۔

واسطے کمیٹی تخفیف مصارف و مستقلہ داخلی کی رپورٹ میں خاص طور پر ہوئی۔
یاد رہے ایک خوش قسمتی ہے۔ اگر جلدی شائع ہو جاتی تو سرکاری افسروں کو بھی
کھل جاتی اور پبلک کو بھی۔ اس خوش نصیبی میں اگر کمی ہے تو سقہ کہ پیسہ
کا کچھ خرچ ہو گیا ہے۔ بس یہی بات ہے مسلمانوں کی تعمیر میں خاص دعایتیں دلوائیے
ورنہ ہندوؤں کا پلہ بھاری رہے گا اور مسلمانوں کے پلّہ میں پاسنگ کا ڈھیلا
رکھنا پڑے گا۔ دھرنا ٹھیک نہ بیٹھے گا۔ اور سوراج میں نا یاد جائے گا۔ اور ان
صنعت و حرفت کی تعلیم ہندوستانیوں کو دلوائیے۔ ورنہ بیکاری و جہالت سے
تمغوں میں دم آجائے گا۔ سچ ہے ؎

آن شنیدی کہ قاضی بغداد — بود در فضل و در سخا مشہور
روزے از روئے بعد ترسائے — خواست یک شیشہ بادۂ انگور
قاضی وز چون شنید آن از زبان — کہ چو از حدیث نفی ء بود
خشمگین گشت کین سوال چہ بود — اے ز آئین نیک بختی دور
گفت ترسا اگر خطائے رفت — مجرم داشت بادم معذور
جرم من نیست جرم آن داشت — کہ مرا با جہالت اندر غرور
سفلہ چون ترا سخی دانستہ — بے سبب چون سلیمان کافور
گفت قاضی دو علت است ترا — ہر دو در شرع مصطفیٰ محظور
جود کردن بکافر۔ آنگہ نے — زن بزندیق دادن۔ آنکہ در
گفت ترسا برو کہ نام ترا — متعصب شدہ یا کہ غیور
کانچہ داری تعصب است نہ جود — وا غنیا ان ریسکم مغفور
جود و آنگاہ نام گبر و یہود — جود و آنگاہ عذر ماتم و سود
جود و ترجیح کافر و مومن — جود و اندیشۂ خبیث و طہور
جود و رحمت سزائے یزدان است — کہ عنایات او ست نا محصور
رزق بخشد ہر کہ در عالم — دیو و دد و انس و جان و وحش و طیور

چوتھے صاحب مشت بعد از جنگ کی یاد میں یوں حق رفاقت من
ادا فرماتے ہیں:-
"ہمارے تخفیف کی کمیٹی میں کوئی مسلمان ممبر نہ تھا" کوئی ان سے پوچھے
کہ حضرت کونسلوں میں مسلمان ہیں تو کیا حق اسلام ادا کرتے ہیں۔ شاید جناب
نے مسلمانوں کی یہ حدیث نہیں سُنی:-

"ثواب بقدر عقل ہے"

بنی اسرائیل کے زاہدوں میں سے ایک زاہد عالم اطلیل صائم النہار نے اپنی
عمر عزیز رکوع و سجود و قیام و قعود میں بسر کرتا تھا کسی فرشتہ نے بارگاہ احدیت
میں اُسکے ثواب کے متعلق سوال کیا۔ اور جب تفصیل ثواب پر نظر کی تو زاہد
کا دو کچھ بڑھتی معلوم ہوا حکم ملا کہ روئے زمین پر جاؤ اور اُسکے یقین و عقل
کا اندازہ کرو۔ فرشتہ صاحب زمین پر نازل ہوئے اور سجادہ دیکھا کہ زاہد
کی عبادت کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ نہیں معلوم کہ کون جیتا مگر [illegible]

پھر دونوں صاحب نے بغلیں بجائیں۔ اور فرشتہ صاحب نے عابد صاحب کو مبارکبادی کہ بھائی صاحب کیا عمدہ مقام آپ نے اپنی عبادت کے واسطے انتخاب فرمایا ہے۔ واہ کیا پاکیزہ نہر ہے کیا عمدہ آبشار ہے کیا سبز سبزہ ہے۔ عابد صاحب نے جھلا کے جواب دیا کہ معقول! آپ کیا جانیں اس بیابان میں کیا کیا مصیبت ہے۔ حضرت اگر میرے معبود کو کوئی گدھا میسر ہوتا تو یہ ہری ہری دوب یوں رائیگان نہ جاتی۔

پس ہمارے مہربان دوست کا یہ افسوس بھی اسی کے افسوس سے کچھ کم نہیں۔

پانچویں حضرت راے دیتے ہیں:۔

کوئلہ پر چار آنہ فی ٹن کے حساب سے ٹیکس عائد کرو تو ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اور چار آنے پر ایک آنہ فی پونڈ کے حساب سے بڑھاؤ تو ساڑھے چھ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی میں ترقی ہو جائے۔

ان حضرت نے واقعی وہ بات سجھائی ہے کہ کسی کو نہ سوجھی ہوگی یعنی ٹیکس لگا کے آمدنی بڑھاؤ۔ واہ واہ۔ کیوں کیسی راے دی ہے؟ اب کوئی بیوقوف انگریزوں میں بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستانی صائب الراے نہیں ہیں۔ غالباً حضرت کو نہیں معلوم کہ ہندوستانی مصنوعات کی گرانی کا باعث زیادہ تر یہی ہے کہ کوئلہ مہنگا ہوتا جاتا ہے۔ جو صرف ایک انجن چلانے میں یہاں ہوتا ہے ولایت میں دس انجن اتنے ہی صرف سے چل سکتے ہیں۔ پس کوئلہ پر ٹیکس بڑھانے کے معنے یہ ہونگے کہ مصنوعات ملکی ہوں تو انکا وجود ہی نہیں اگر کچھ مشینیں چلتی بھی ہیں تو بالکل بند ہو جائیں۔ اس لیے کہ ولایت کی چیزوں کا مقابلہ نہ کر سکیں گی تو آپ ہی کارخانہ لپیٹ جائیں گے۔

شیخ چلی چلے جاتے تھے راہ میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دہقانی کھجور کے درخت پر بیٹھا ہے چڑھنے کو تو شوق میں چڑھ گیا مگر اترنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ کسی نے جناب شیخ سے مشورہ کیا آپ نے فرمایا کچھ مشکل نہیں ایک رسّی لاؤ۔ رسّی جب لائی گئی فرمایا رسّی کو اچھال دو۔ رسّی اچھالی گئی

اور درخت کے حسب ہدایت اسکا سرا کمر میں لپیٹ لیا۔ فرمایا کھینچ لو۔ لوگوں نے جھٹکا دیا۔ لڑکا بھد سے زمین پر آ رہا۔ اور گرتے ہی نقش زمین ہو گیا۔ لوگوں نے شکایت کی کہ یا حضرت آپ کی سوجھ بوجھ نے تو لڑکے کی جان لی۔ فرمایا کہ تم لوگ احمق ہو یہ لڑکا خدا جانے کیسا تھا بارہا ہم نے رسّی کے ذریعہ کوئیں سے آدمی نکلتے دیکھے۔

اگر ہمارے صائب الراے دوست نے بھی ٹیکس سے آمدنی بڑھانے کی ٹھہرائی تو خدا نخواستہ حضرت کی عقل تقلیدی کی خرابی نہیں بلکہ ہمارے ملک کی بدنصیبی ہے ؎

برسر ایں مدعا باز از لب جانان آمد
چہ توان کرد دردے کہ بزبان آمد

چھٹے بزرگوار یوں مصروف گفتار ہوے:۔

سب واہیات ہے سب دھوکا ہے سب جھوٹ ہے۔ وہ دن پھر گئے جب باتوں میں بہلاتے ہو۔ اب بھلائی کی کوئی صورت نہیں جھوٹ کے جہاز چلے۔ رفاہ کی کشتیاں نہیں۔ کوئی کیا جانے کب تک یہ کاغذی ناؤ چلے گی۔ یہیں تو نا امیدی کے بھنور میں مجبوراً پھنسنا پڑا۔

ان حضرت نے کہی تو بات قاعدے کی مگر یہ سمجھنے قابل امر ہے کہ حضرت اس بھنور میں خود پھنسے یا پھنسائے گئے۔ تم تمہاری بد نظری مشورہ کس نے دیا تھا۔ اور آپ ہی کیوں پیدا کی جو نا امیدی اتنی ناگوار گزری۔

حضرت ذیتون (؟) کو جو وفات سے کسی نے پوچھا کہ جب آپ اس جہان سے سدھاریں گے تو آپ کی میت کے دفن و کفن کا کیا ہوگا۔ مطلب یہ تھا کہ آپ وصیت کر جائیے۔ فرمایا جس کا گھر سڑے گا وہ آپ ہی دفن کرے گا۔ یعنی بد اعتقادیاں کا اصلاحات کی میت بھی کسی نہ کسی طرح ٹھکانے لگ جائیگی۔ آپ کیوں بیچ میں درمیانی ہوئے۔

ساتویں صاحب ایک نئی زبان سے بہت کا پوست دار قلم یوں فرماتے ہیں۔

کہ جب فضول خرچیاں بجائے خود قائم ہیں تو تخفیف مصارف کا ڈھول بجانے سے کیا فائدہ۔ اور ترقی مصارف کی وہ بھرمار ہے کہ کسی مفید کام میں روپیہ لگانے کی توفیق نہیں ہوتی۔

ہمارے ان دوست نے بھی بات وہی ادا کی جو مثل ہے۔ ایک فوجی سپاہی کو کہیں سے وٹ ماری میں ایک ٹکڑا کمخواب کا مل گیا اسے لے کے درزی کے پاس پہونچے کہنے لگے اسکا ایک چرغہ بنادو۔ کپڑا کوٹ کے واسطے بھی کافی نہ تھا چرغہ کیا بنتا۔ مگر درزی تھا آدمی دل لگی باز کہنے لگا کہ ہاں ایک چرغہ ایک وسٹ کوٹ بھی اسمیں بن سکتا ہے۔ جوش نے کہا کہ شاید درزی کترپیونت میں خود بھی بالا علم چڑھانے کی غرض سے کوئی ٹکڑا نہ بچالے سپاہی صاحب ترقم ریز ہوے کہ اگر ایک کوٹ بھی نکل آئے تو اچھا ہے درزی نے کہا کہ سردار صاحب خیر خاطر ہے آپ کی ایک کوٹ بھی بنا دونگا مگر تنگی کی شکایت نہ ہو۔ آغا نے فرمایا نہیں بھائی ایک بات کہو کہ تم تو ہمیں سے کچھ نہ چراؤ گے درزی نے عرض کی کہ بھلا آپ کے زمانے کی بات ہے۔ غرض بڑھتے بڑھتے چار کوٹ چار صدریاں رہ چرغہ یہ معاملہ ختم ہوا لیکن چار روز کے بعد آغا نے جب امانت طلب کی درزی نے ٹوپی کا ایک ٹکڑے کا جھنبر سامنے رکھا۔ اب تو آغا جھنجھلائے کہ تم لگانے دام سیانا پن لگے۔ آمادہ پیکار ہوے۔

اکالیوں کی برداشت کا راز

صرف

[illegible]

ہر صحیح وصل کرنے کے لیے بہت سے بر پا کیجئے۔
نفس پرستی قابل میں ملاحظہ کیجئے۔

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
[illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
[illegible]

[illegible] شرحالیہ [illegible]



جدید لیگ آف نیشن!

فرانس :۔ سنا ہے جان بل تو ہو خاموش اب ہم ہیں اور تم اے بلجیم!

بلجیم :۔ من آنم کہ من دانم از دست شکستہ چہ خیزد!

اطالیہ :۔ بہن زر بلجیم ہمارا باہمی بل ہے۔ مگر میں حاضر ہوں :

جان بل :۔ ارے یہ چالیں اور ہم سے۔ دیکھینگے جو یہ آشنائی نبھیگی :

درزی نے کہا میاں سپاہی صاحب تمھاری عقل کہاں گئی ہے جس کپڑے سے تنکر کا بھی بننا مشکل تھا اس میں آدھا فوج کے کپڑے بنوا گئے ہو پھر بھی تم پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ چھوٹے پڑنے کی شکایت نہ کرنا۔

از قطرہ آبے کہ کسی را نہ کند سیر
خواہی کہ ہمی رود سہ پنجاب برآید

یہی کیفیت مصارف کو درزی سمجھے اور آپ خود بنیے آدھا کپڑا اتنا ہی ہے نہ گھٹنے گا نہ بڑھے گا فوجی سپاہی کے جوڑے سے جو کچھ بچ رہا ہے اس میں تمام ملک کی پوشاک تراش خراش کے تیار ہو گئی۔ اس خلعت عطیہ سرکاری کے آگے ترکی کے جامہ بھی تنے کا دستور رد کیا گیا سی شکل سے زیادہ نہیں۔ خدا نخواستہ اگر سرحدی جنگ پھر چھڑ گئی تو آپ دیکھیں گے کہ وہی گز یا گز ڈیڑھ کی پوشاک سے پانچ انچ بھر کی ہزاروں ٹوپیاں اور لنگوٹیاں جھڑیں گی پھر اس وقت آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کیسے کیسے کمیٹی نے اپنی جنس کی وضع کیونکر قائم رکھی۔ اور کس طرح نباہی۔

آٹھویں صاحب کو قبول ہو حسینی شاہ کے صرف اسقدر ملول ہے کہ پولیس کی مد میں خرچ کی زیادتی حد سے متجاوز ہو گئی ہے اور دو تین سال میں اس جلد کی سینے دو گز نہیں پہنچن تک جا پہنچی ہے۔

نوین صاحب دھمکی دیتے ہیں کہ ہمارے صوبہ سے حکومت ہند کو جو خراج دیا جاتا ہے اگر اس سے نجات نہ ملی تو بڑی بھگی۔

مقام المذکر کی پریشانی بیجا نہیں۔ لیکن جس چر چڑھا ہے وہ بجٹ کے مطابق بڑھا دیا گیا ہے بجٹ کونسل کا منظور کیا ہوا ہے۔ دشمن آخر شی اور ہنگیر خاتی اگر زندہ ہے تو پولیس کی جیل ضرور بڑھے گی بڑھانا پڑے گی۔ اپنے ملک کے قانون کے خاطر سے بڑھانا پڑے گی۔

موخر الذکر کے لیے صرف شاہی نوبت خانہ میں کی وردی بجا ہے کافی ہو گی۔

مسافر جیت اب ہوتا ہے آ گیا
اٹھا بستر بھی وردی کر گی

لطیفہ پنچ

فلاسفہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

معزز ہم عصر "الکمال" کلکتہ ناقل ہے کہ مولوی سراج الدین احمد صاحب ہوگلی جیل میں وضو کر رہے تھے اتنے میں سپرنٹنڈنٹ جیل وارد ہوا۔ آپ جانیے سپرنٹنڈنٹ جیل بزعم خود خدائے جیل ہے مولوی صاحب کو حاضری دینے میں جو دیر ہوئی تو ایک ہفتہ قید تنہائی کی سزا بھگتنی پڑی۔

"الکمال" شاید اس امر پر متعجب ہوگا مگر یہ تیشہ سیاست کی نیرنگیاں ہیں۔

عشق از این بسیار کردست و کند

یہ سزا اس پاداش میں دی گئی ہوگی کہ ہماری خدائی میں دوسرے خدا کی پرستش چہ معنی دارد۔

لارڈ کرزن کی بیہودگی جب تک برطانیہ کو اچھی طرح رسوا نہ کرے گی باز نہ آئے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ روپیہ گیا اپنی ایسی تیسی میں یہ وقت روپیہ پیسہ دیکھنے کا نہیں ہے اپنی عزت کو دیکھیے اپنے نام کو دیکھیے اپنے کام کو دیکھیے اگر ہم عراق سے واپس آئے رہا ان کو خالی کیا بغداد کو چھوڑا قسطنطنیہ سے منہ موڑا آبناؤں سے پیارے پیچھے تو دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے سر دنیا بھر میں تمام وقار اور پڑ جائے گی۔ انقلابات رونما ہوں گے فسادات پھیلیں گے امن و امان میں خلل ہوگا نصیبین کے بہونکا پڑے گا۔ کبھی کبھی پسپائی مفید ہوتی ہے مگر پسپائی کی کوئی دائم پالیسی نہیں ہے کیوں نہ دنیا کی تو تی ہوا ... کے بنیاد میں آپ ہی تو ہیں جب تک آپ دیکھے دنیا میں کوئی زندہ نہ تھا۔

ابھی صاف صاف یوں نہیں کہتے کہ جو آگ ہم نے عالم میں لگائی ہے اگر ہم ہٹ آئے تو وہ بجھ کے رہ جائے گی۔ ہنگامہ رستخیز کی فرو نشینی سے بیسیوں میں خاک اڑنے لگے گی تیل کے چشموں میں جو صورت میوہ (تجارت) نظر آتی تھی وہ ودیعی دیکھے چلتی ہو گی۔ غیر ممالک میں اونٹ اور سنے اشخاص کو دیلے سے اعلی کرسیاں ملی تھیں وہ سونی نظر آئیں گی۔

جن لوگوں کو برطانیہ کی عزت عزیز ہے انھیں سمجھ لینا چاہیے کہ اب پرانی عمروں سے انتقال کی چکنائی دفع کرنے کا وقت گیا جن کا ہوں کی سربلندی سے روٹیاں چلانے اور پیٹ پالنے کا پیشہ مروج نہیں ہے۔ کرزن کو کہتے دو۔ عزت کی پگڑی سنبھالو ان کی بیہودگی کا تجربہ ہندوستان میں بخوبی ہو چکا ہے۔ — آج کل ... جیل ... ملک میں بیکاری کی وبا پھیلی جاتی ہے ٹیکس کے پھندے سے ہر ایک گردن کو اینٹا ہے کمائیاں بادل جن کے اندر ہی ہیں۔ لعنت ملامت کے تیر بہرا رات سے برس رہے ہیں۔ گھائل ہو لڑا کے کو ذرا قسم کے اندمال کا انتظار ہونا چاہیے نہ فتح ہی کا۔

ایک شرابی صاحب نشہ شراب میں غرق موری میں مزے سے لیٹے ہوئے تھے کانسٹبل آیا اور لگا ٹھوکروں سے جگانے شرابی نے پوچھا کیا ہے۔ کہا اٹھو جیل تھانے میں۔ شرابی ہنسا اور کہنے لگا کہ بھائی اگر چلنے کی طاقت ہوتی تو اپنے گھر میں مزے سے آرام کرتا۔ موری میں کاہے کو پڑا ہوتا۔

لارڈ کرزن جو چاہتے اہل ملک کو تھانے دھکا دے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں امید ہے کہ اہل ملک بھی یہی جواب دیں گے۔

سنا ہے کہ شہزادہ ویلز کسی شکار کی جیپ میں آکے لنگڑے ہو گئے چوٹ آنے کا ڈر میں بھی اسی طرح مگر ایک نا خدا رکھ کے واسطے لنگڑا ہوتا نیک شگون ہے تیمور بھی لنگڑا تھا اور اسکے رکاب کے ساتھ فتح و ظفر دوڑتی تھی۔

[illegible] اودھ پنچ ... جلد ۱۰ نمبر ۱۰ ... ۱۹۲۳ء [illegible]

آخر نمک کے مسئلہ نے پھر شورش برپا کی تجویز ہے کہ اسکا محصول دوگنا کر دیا جائے۔ لنگوٹ ازاں سرکاری ڈنک حلالی دکھانے کو اس تجویز کی تائید کرتے ہیں مگر دوسرے نمک پر جراحت ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ پھوٹ پھوٹ کے نکلے گا۔ نان و نمک اور نئے غذا ہے اور فقیروں بے نواؤں مفلسوں کی غذا ہے۔ نمک کے گاؤ سے سر کے ٹکڑے کسیقدر زود شکوار ہو جاتے تھے اب وہ بھی لوٹی گی۔ ہماری رائے ہے کہ ایسے نادار اپنی روٹی لے کے چوک چلے جایا کریں اور ملیح و نمکین صورت والوں کو دیکھ کے لذت شور میں رکھیں۔ بغیر ملکہ ان نمکینوں پر بھی نمک پاشی کے چلتوں ٹیکس عائد نہ ہو جائے۔

بیچارے غریبوں کے واسطے ریاضت ترک غذا کی توفیق جبری نے نیا سامان کر دیا ہے۔

حکومت پنجاب بھی [illegible] سنگھ کا لقب دینے کے قابل ہے جس نے جریدہ "ریاست" پر دو سو ساٹھ پچیس پندرہ آنے سالانہ کا ٹیکس عائد کر دیا۔ خدا جانے ان خدائی خواروں کی مراد آمدنی سے کیا ہے۔ اگر مصارف پریس وغیرہ دینے کے بعد جو کچھ بچے اسکو آمدنی کہتے ہیں تو وہ بمشکل اس قابل ہوگی کہ کوئی اسپر ٹیکس لگائے اور اگر آمدنی سے مراد ہر ایک وہ رقم ہے جو مالک کے ہاتھوں صرف [illegible] لوٹ اور استحصال بالجبر اس ٹیکس کے اندر ہے یہی ایک کمیشن ایجنٹ کھڑے کھڑے دس لاکھ روپیہ کسی مال کی قیمت مشتری سے وصول کر کے بائع کو دے دیتا ہے اگر یہ دس لاکھ بھی اسکی آمدنی میں شامل کر لیے جائیں اور اسپر ٹیکس باندھا جائے تو یقیناً اس ایجنٹ کے جنتی اور بہشتی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ واہ رے انصاف۔

کانگریس کے اتفاق میں بارے شرر کسیقدر اتصال ہو گیا ہے کہ کونسلوں میں شرکت کا مسئلہ آخر اپریل تک نہ چھیڑا جائے اس دوران میں تقریر بازی اور [illegible] سازی سے احتراز [illegible]

۳۰ اپریل کے بعد جس فریق سے جو بن پڑے وہ کرے۔ گویا ماہ ڈون کی طرح رات ہو جانے کے باعث لڑائی صبح پر اٹھا رہی اور کونسل [illegible] بند کر دی گئی ہے

تا صبح چہ زاید کہ شب آبستن است

دنیا میں ایسے عقلمندوں کی کمی نہیں جو اس عاشق خاموشی پر "اہو ہو ہو ہو ہا ہا ہا" کے نعرے لگاتے ہیں اگر کوئی پوچھے تو ہم بتائیں کہ یہ ظاہری سیہ پوت ہے ایک چھینٹے میں [illegible] جائیگی صحیح معانی میں اسوقت کوئی متفقہ کانگریس ہے نہ آئندہ ہونے کی امید ہے۔ دل کی امنگ کا خاتمہ ہو چکا ولولہ کا ابال بیٹھ گیا۔ سب ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں ایک دوسرے کو تکتا ہے "دامن چیتہ" وہ ٹمپائزنا کھوں سے دیکھتا اور پھر یقین ہو جاتا ہے۔ دو ماقیسوں میں صلاح ہوئی کہ آؤ بھی کھیتی کریں کھیتی کی تجویز منظور۔ کیا بوئیں؟ کہا کھے ہاتھوں سے بوڑا لو [illegible] میں سرد ہو گھٹا تو ایک صاحب نے کہا "چٹ" دوسرے نے پوچھا یہ کیا ہوا۔ کہا کچھ نہیں ایک گنا توڑا ہے تری پالی دیکھتا ہوں۔ شریک صاحب بھنائے اور لگے شکایت کرنے "واہ بھائی صاحب دیکھیے یہ خلاف انصاف ہے۔ ابھی بٹائی نہیں ہوئی آپ نے ایک توڑا ہے تو میں دو توڑے لیتا ہوں" "چٹ چٹ" غرض اس فرضی کاشت نے لڑائی کا بیج بو دیا گی پشت مشت ہونے دونوں کا چالان ہوا۔ حاکم نے پوچھا دل کیا ہے؟ تم کس سر [illegible] کھیتی کیا۔ [illegible] لاؤ اچھا بیس بیس روپیہ جرمانہ۔ [illegible] ڈبل چالان "ماحصل" دینے چٹ [illegible] ہو چکی ہے اپریل کے بعد مئی جون میں سرکاری الگزاری کا سوال ہوگا۔ اندریں حالت کہنا یہی ہے کہ دونوں گروہ نفع میں رہیں۔

منی آرڈر اور خط میں چٹ نمبر ضرور لکھیے۔

ضرورت ہے

(۱) ہماری میونسپلٹی کو شہداء کا احترام کرنا ہے ممبروں کی اور ممبران میونسپل کے واسطے تھوڑی سی عقل کی اور شہداء کے یہ سنگ مرمر کی تختی کہ چاول والی گلی میں جو تکیہ کھود گیا اسکی ہڈیاں [illegible] قبریں کھود ہڈیاں گندے نالے کے کنارے شوربے کھانے کے لیے پھیر دی گئیں۔ اگر احترام ملحوظ خاطر ہوتا تو ان ہڈیوں کو کسی دوسری جگہ گڑھا کھود کے دفن کر دیتے۔

جب تک میر دوست محمد مرحوم اصفہانی کی طرح کوئی قبر سنگ تاریخ نہ رکھتی ہو اسوقت تک اسکو احترام کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور عقل ممبری کی صبا خاک شہدا کو سر کے نالے میں پھکوا دینے کا حق رکھتی ہے۔

میر دوست محمد خوش نصیب تھے کہ ایک پتھر پر دور جنگ [illegible] شہید شدہ کندہ کرا کے ان کے وارثوں نے نصب کرا دیا تھا ورنہ آج ان کی ہڈیاں بھی نالے کے پانی میں غوطے کھاتی ہوتیں۔ کیوڑے گلاب کے ترابے تھے چھڑکے جاتے زیارت گاہ ہوتی اور بزبان حال یہ کہتی ہوتی ہے

صبا نے اسکے کوچے سے اڑا کے
خدا جانے ہماری خاک کیا کی

لوکل علیہ [illegible]

جہاں آگئی مسالم کی آنکھوں میں سرسوں پھولی ہے کہ کتا راس الکل کی طرف قدم بڑھائے چلا آ رہا ہے۔ چند روز ادھر باران رحمت نے بے وقت کی پھوریں لالی تھی۔ وہ گرج وہ چمک وہ کڑک کہ آگئی تو اولے بھی گرے مگر معلوم نہیں جن لوگوں نے سرمنڈایا تھا اخیر خبر ہوئی یا نہیں۔ نصلی بخار اور کھانسی ایک علامت حذف شدہ حالت کی طرح باقی ہے۔ کچھ لوگ مرحوم بھی ہوئے باقی رات کو کھڑوں کھڑوں کرتے پھر رہے ہیں۔

دو حیرت انگیز کتابین

میزان ایک عجیب و غریب کتاب ہے جسمین بوہرہ مذہب کی تاریخ نہایت دلکش پیرایہ مین لکھی گئی ہے اس کتاب مین فرقہ اسمٰعیلیہ کے اصول و عقائد سامنے ہم مشرب فرقون کے درمیانی اختلافات کا سبق آموز ذکر ہے اور جسمین بوہرون کی وجہ تسمیہ [illegible] سماشرتی حالت - انکے اخلاق و عادات انکے امام اور داعی کی [illegible] و اختیارات اُن کا جاہ و جلال اور ابتدائی عروج کا وہ زمانہ جس مین انھون نے خالی فرقے - داعش [illegible] مستعلیہ - ناگی بس علی [illegible] - [illegible] ایک [illegible] اور حرمین الشریفین پر حکومت کی - یمن مین دعوت کا قیام اور اسکا یمن سے منتقل ہو کر ہندوستان آنا - گجرات اور دیگر حصص ہند مین اُن کے مذہب کی تبلیغ و اشاعت اور اُن مضامین کا انکشاف راز جو [illegible] ناموں گذشتہ سالوں مین شائع ہوے تھے اور اس عظیم الشان مقدمہ کی تفصیل مع بنا مخاصمت جو کہ [illegible] عدالت العالیہ ہائیکورٹ بمبئی مین زیر سماعت رہا جج کا مکمل فیصلہ اور اپیل باہمی تصفیہ اور اسکا انجام وغیرہ وغیرہ مضامین نہایت دلاویز و عجیب و غریب طریقہ پر قلمبند کیے گئے ہین -

اس کتاب کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب - کاغذ سفید چکنا بہ ورق [illegible] اور رنگین - ضخامت ۲۲۲ صفحات باوجود ان خوبیون کے قیمت کچھ بھی نہین صرف [illegible] علاوہ محصولڈاک -

استدلال از بہار [illegible] ہندوستان مین نہایت مشہور ہو چکا ہے یعنی سیٹھ چاند بھائی کے مقدمہ مین سیدنا و مولانا طاہر سیف الدین صاحب کی طرف سے پیرو کار تھے انھون نے ۰۰ م جنوری ۱۹۲۰ء کو اپنی بحث جسٹس مرشن کی عدالت مین شروع کرکے چار دن مین ختم کی تھی یہ بحث علاوہ [illegible] ایک اعلیٰ درجہ کے مناظرہ سے کسی طرح کم نہیں - بار بار عدالت اعتراض کرتی ہے اور مسٹر [illegible] اس خوبصورتی سے جواب دیتے ہین کہ ایک خاص لطف پیدا ہو جاتا ہے علاوہ ازین بلحاظ معلومات بھی یہ بحث نہایت معرکہ الآرا مسائل پر مشتمل ہے - چنانچہ داؤدی بوہرہ فرقہ کے اکثر مخفی اور حیرت انگیز عقائد اس مین بے نقاب کیے گئے ہین "استدلال" اسی بحث کا اردو ترجمہ ہے بحث کے پیشتر ۳۰ صفحات میں نہایت مفید اور [illegible] سے معمور تمہید اور مقدمہ درج کی گئی ہین -

اس کتاب کی بھی لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ نفیس چکنا - حجم ۱۹۰ صفحات قیمت صرف [illegible] علاوہ محصولڈاک -

نوٹ :- کتب فروشون کو معقول کمیشن دیا جائیگا جو بذریعہ خط و کتابت معلوم ہوگا -

ملنے کا پتہ :- مالک مطبع نادری کوتوالی بازار شہر جبلپور (سی پی)

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۲ء کی چند [illegible] جمع ہو سکی ہین شائقین جلد طلب فرمائین قیمت فی جلد [illegible] مع محصولڈاک - (۲) جلد ۱۲ سنہ [illegible] کے کُل نمبر یا ان نمبرون مین انشا پردازی کے بہترین نمونے موجود ہین ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد عمر علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ [illegible]

[illegible]

فی اشاعت۔ منیجر

شرائط ایجنسی

[illegible]

مطبع نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا۔